Al-SHARQ
Vol: 04, Isue:02, July-Dec 2023, pp:1-15

OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

غلام رسول سعیدیؒ کی علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ

Research evaluation of academic services of Ghulam Rasool Saeedi

Muhammad Farooq
Ph.D Scholar, Dept of Islamic Studies, Faculty of Art, Social Sciences and Humanities, Imperial College of Business Studies, Lahore.

Farida Noreen
Lecturer Arabic, Hamayat e Islam Degree College for Women, 119 Multan Road Lahore.

Hafiz Muhammad Masood Ahmad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Division of Islamic & Oriental Learning, University of Education, Lower Mall Campus Lahore.

Submission: 28-09-2023	Accepted: 28-10-2023	Published:30-12-2023

Abstract

This article delves into the remarkable life and contributions of Allama Ghulam Rasool Saeedi, a distinguished religious scholar, researcher, exegete, Muhaddith, and jurist of profound eminence. Through a meticulous examination of his extensive body of work, the study establishes Allama Saeedi's exalted position in the realms of Islamic research, highlighting his significant impact on the scholarly landscape. The article meticulously reviews 13 widely acclaimed books penned by Allama Saeedi, showcasing the depth of his intellectual prowess and the breadth of his contributions to Islamic knowledge. His works span a diverse array of topics, reflecting his comprehensive understanding of religious discourse and his commitment to disseminating valuable insights to the community. Despite his numerous accomplishments, the article

sheds light on the spiritual dimension of Allama Saeedi's life. It explores the profound sense of piety that permeated every moment of his existence, exemplified by his unwavering fear of God and his persistent prayers for the preservation and flourishing of the Islamic faith. A unique aspect of Allama Saeedi's life is unveiled as the article addresses his lifelong celibacy. It investigates how his singular dedication to the provision of knowledge services led him to forego marriage, allowing him to devote himself entirely to his scholarly pursuits. Through this sacrifice, Allama Saeedi exemplified a rare level of commitment to his mission, leaving an indelible mark on the annals of Islamic scholarship. In conclusion, this article offers a comprehensive review of Allama Ghulam Rasool Saeedi's life and legacy, celebrating his multifaceted contributions to Islamic knowledge and highlighting the profound personal choices that defined his commitment to the service of God and the dissemination of religious wisdom.

***Key Words**: Quran, Tafseer, Hadith, differences, services, Islam, knowledge.*

علامہ سعیدی کا مختصر تعارف اور تعلیم و تعلم

علامہ غلام رسول سعیدیؒ ایک بلند پایہ عالم دین تھے۔آپ کا تعلق کسی اعلیٰ خانوادے سے نہیں تھا لیکن آپ کی شہرت کی اصل وجہ آپ کا علمی مقام ہے۔علامہ سعیدیؒ ایک محقق، مفسر، محدث اور بلند درجہ سے فقیہہ تھے۔آپ کے والد محترم نے آپ کا نام منیر احمد رکھا۔علامہ سعیدیؒ کو نبی اکرم ﷺ سے بے حد اور بے انتہاء محبت تھی۔ جس وقت آپ کی عمر ۲۱ برس ہوئی تو آپ نے اپنا نام خود تبدیل کر کے غلام رسول رکھ لیا۔ ' آپ کو سعیدی اس لئے کہتے ہیں آپ نے علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ سے اپنی روحانی نسبت قائم کی تھی۔آپ نے پرائمری تک تعلیم پنجابی اسلامیہ ہائی سکول دہلی، ہندستان سے حاصل کی۔ تقسیم ہند کے بعد آپ اپنے والدین کے ساتھ پاکستان آگئے اور کراچی کے شہر میں سکونت اختیار کی اور یہاں دوبارہ آکر تعلیمی سلسلہ شروع کیا تو والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔اس وقت آپ نہم کلاس میں پڑھتے تھے۔آپ کی والدہ نے معاشی فکر کی غرض سے اور نکاح کر لیا پھر بھی گھر کا معاشی نظام بہتر نہ ہو سکا جس وجہ سے علامہ سعیدیؒ کو تعلیم چھوڑ کر مزدوری کرنا پڑی۔آپ کراچی کے نانک واڑہ کے پرنٹنگ پریس میں کام کیا کرتے تھے۔دوران کام جس وقت نماز کا ٹائم ہوتا علامہ سعیدیؒ مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے جاتے۔ وہاں کے عالم دین کی تقریر سنتے ان کی تقاریر سے متاثر ہو کر دل میں خیال پیدا ہوا کے مجھے بھی دینی علوم پڑھنے چاہئیں اور عالم بننا چاہیئے۔آپ نے ایک مدرسہ جس کا نام جامعہ رحیمیہ جو رحیم یار خان میں قائم تھا اس کا اشتہار پڑھا جس پر تحریر تھا پڑھنے والوں بچوں کو تعلیم، رہائش اور کھانا فری ہو گا۔یہ اشتہار دیکھ کر آپ بے انتہاء خوش ہوئے جامعہ کو ایک لیٹر لکھا کہ واقعی ہی ایسا ہے تو جامعہ والوں کے جوابی خط لکھا آپ آجائیں یہ تمام سہولیات یہاں میسر ہیں۔آپ نے اپنی والدہ سے اجازت کے بعد تعلیمی سلسلہ کا آغاز کر دیا۔[۲]

جامعہ رحیمیہ رحیم یار خان میں علامہ سعیدیؒ نے مولانا نواز اویسیؒ صاحب سے ترجمہ القرآن مکمل کیا۔ فارسی، صرف ونحو مولانا عبد المجید سے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں مکمل پڑھی۔ اس کے بعد جامعہ نعیمیہ لاہور میں علامہ مفتی محمد حسین نعیمیؒ سے شرح جامی، قطبی، جلالین، ہدایۃ الحکمہ جیسی کتب پڑھیں اور علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی سے تلخیص کے اسباق بھی پڑھے۔ مفتی محمد حسین نعیمیؒ کسی کام سے شہر سے باہر گئے تو انہوں نے اپنی کلاس کے پڑھانے کی خدمت علامہ سعیدیؒ کے حوالہ کی اور کہا جب تک میں واپس نہ آجاؤں تم نے میری کلاس کو پڑھانا ہے۔ علامہ سعیدیؒ کہتے ہیں کہ یہ میرے لئے بہت بڑا شرف تھا کہ ایک شاگرد اپنے استاذ کی کلاس کو استاذ کی غیر موجودگی میں سنبھالے اور پڑھائے۔ ایک دن علامہ سعیدیؒ پڑھا رہے تھے مولانہ علام دین وٹو بزرگ عالم دین وہاں آگئے۔ دیکھا ایک سٹوڈنٹ بڑے احسن انداز میں پڑھا رہا انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ اگر مولانا عطاء محمد بندیالویؒ سے منطق پڑھ لیں تو بہت بڑے عالم دین بن سکتے ہیں۔ جس وقت مولانا مفتی محمد حسین نعیمیؒ اپنے دورہ سے واپس آئے تو علامہ سعیدیؒ نے اپنا معاملہ پیش کر دیا کہ میں بندیال شریف کے سینئر مدرس جناب علامہ عطاء محمد بندیالویؒ سے بقیہ تعلیمی سلسلہ مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ نعیمی صاحب نے فرمایا ایک شرط پر اجازت دوں گا اگر تم تعلیم مکمل کرنے کے بعد میرے جامعہ میں آکر پڑھاؤ گے۔ علامہ سعیدیؒ نے وعدہ کر لیا کہ استاذ گرامی آپ کے حکم کی تکمیل ہو گی۔ علامہ عطاء محمد بندیالویؒ سے علامہ سعیدیؒ نے جامع ترمذی، مشکوۃ المصابیح، توضیح تلویح، ہدایۃ آخرین، مختصر معانی، شمس بازغہ، قاضی مبارک اور مسلّم وغیرہ جیسی کتب مکمل کیں۔ [۳]

علامہ سعیدیؒ نے علم دین کسی مجبوری کی وجہ سے حاصل نہیں کیا تھا بلکہ اپنے شوق کی وجہ سے حاصل کیا۔ علامہ سعیدیؒ کو جب بھی علم ہوتا کہ کسی مقام پر علوم کے ماہر استاذ موجود ہیں تو آپؒ علم کی پیاس بجھانے کے لئے وہاں چلے جاتے۔ اپنا قاسہ علم وہیں سے بھرتے۔ جس وقت آپ دار العلوم نعیمیہ لاہور میں پڑھ رہے تھے یہاں پر ہر قسم کی سہولیات میسر تھیں پھر بھی علامہ سعیدیؒ ایک دیہاتی دار العلوم میں پڑھنے کے لئے تیار ہو گئے وہاں ان کو بہت زیادہ دشواری ہوئی۔ انہوں نے یہ اقدام اسی لئے اٹھایا کہ وہ دینی علوم کے ماہرین سے استفادہ کر سکیں۔ علامہ سعیدیؒ جہاں بھی علم کا کنواں دیکھتے دوڑتے ہوئے اس کے پاس پہنچتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ آپ مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ دوران تعلیم آپ کے پاس صرف ایک کپڑوں کا جوڑا تھا جب ہفتہ کی چھٹی ہوتی تو نہر پر جا کر اسے دھو لیتے خشک کر کے پہن لیتے اور پورا ہفتہ اس طرح اسی جوڑے میں گزارتے۔ تمام تر تکالیف کے باوجود آپ نے علم حاصل کیا۔ مضبوط چٹان بن کر کھڑے رہے۔ آپؒ قرآن کریم کی اس آیت کے مصداق نظر آتے ہیں۔

﴿ كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴾ [۴]

"گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں"

علامہ سعیدیؒ کی تدریسی خدمات

علامہ سعیدیؒ نے تدریس کا آغاز ۱۹۹۶ میں جامعہ نعیمیہ لاہور سے کیا چند ہی دنوں میں مقبولیت حاصل کر لی۔ آپ کو جامعہ میں دورہ حدیث کی کلاس پڑھانے کے لئے متعین کر دیا گیا۔ چودہ برس علامہ سعیدیؒ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دیئے۔ اس دوران آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی آپ مختلف تکالیف یعنی شوگر، بلڈ پریشر، کمر کا درد شروع ہو گیا جس کی وجہ سے آپ کے لئے زیادہ پڑھانا دشوار ہو گیا۔ اسی دوران جامعہ نعیمیہ کراچی کے سید شجاعت علی شاہ نے مجبور کیا آپ کراچی

تشریف لائیں اور آپ کو تمام سہولیات زندگی میسر کی جائیں گی۔ جس وقت آپ کراچی گئے آپ کو شیخ الحدیث کے عالی منصب پر فائز کر دیا گیا۔ مفتی منیب الرحمٰن اور سید شجاعت علی شاہ کے تعاون سے آپ صرف ایک گھنٹہ پڑھاتے تھے پھر مکمل rest کرتے۔ جس وجہ سے بہت ہی جلد آپ کی صحت بہتر ہو گئی۔ [5]

تصنیفی خدمات

علامہ سعیدیؒ کی تصنیف کے میدان میں بھی گراں قدر خدمات ہیں۔ علامہ سعیدیؒ کی تصانیف ان کی ذہانت بصیرت کا شاہکار ہیں ویسے تو علامہ سعیدیؒ نے زمانہ طالب علمی میں لکھنا شروع کر دیا تھا ان کی پہلی تحریر مقالہ اعلیٰ حضرتؒ کا فقہی مقام تھا اور مختلف جرائد و رسائل میں آپ کی تحریریں چھپتی رہتی تھیں۔ جامعہ نعیمیہ لاہور میں جس وقت آپ تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے اس وقت آپ نے ایک مکمل کتاب توضیح البیان لکھی کیونکہ لاہور میں تدریسی مصروفیات کی وجہ سے آپ زیادہ توجہ تصنیف پر نہ دے سکے جس وقت کراچی گئے وہاں آپ کے پاس وقت تھا آپ نے کتابیں لکھنے پر توجہ زیادہ مرکوز کر دی اور ایک بہت بڑا علمی کام کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ علامہ سعیدیؒ زندگی کے آخری سانس پر تدریس و تصنیف جیسے مبارک کام کو سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی مکمل تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ تفسیر تبیان القرآن	۲۔ تفسیر تبیان الفرقان	۳۔ نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری
۴۔ نعم الباری شرح صحیح بخاری	۵۔ شرح صحیح مسلم	۶۔ مقالات سعیدی
۷۔ تذکرۃ المحدثین	۸۔ توضیح البیان	۹۔ ذکر بالجہر
۱۰۔ مقام ولائت و نبوت	۱۱۔ ضیائے کنز الایمان	۱۲۔ معاشرے کے ناسور
۱۳۔ حیات استاذ العلماء		

آپ کی کتب کا مختصر تعارف درج ذیل ہے جس سے آپ کا علمی مقام اور آپ کی تصانیف کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

تفسیر تبیان القرآن

تبیان القرآن دور حاضر کی نہایت جامع اور کامل تفسیر ہے۔ علامہ سعیدیؒ نے کہا کہ شرح صحیح مسلم لکھنے کے دوران جب قرآن پاک کی آیات آتیں تو ان کے تراجم دیکھتا تو اُن میں میں نے محسوس کیا کہ بہت سے مترجمین نے اپنے اپنے مسالک اور اپنی ذہنی فکر کے مطابق تراجم قرآن کئے ہیں جس سے قرآن کی اصل روح اور قرآن پاک کا اصل مفہوم عوام الناس تک واضح نہیں ہو رہا تھا تو اس میں بہتری کی لئے تفسیر قرآن لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے علامہ سعیدیؒ نے قرآن پاک کی تفسیر لکھنے کا ارادہ کیا۔ [6]

علامہ سعیدیؒ نے اس تفسیر تبیان القرآن میں آیات کا لفظی ترجمہ نہیں کیا بلکہ سلیس اور با محاورہ ترجمہ کیا ہے اور جن آیات میں احکام اور مسائل کا ذکر ہے ان کی تفسیر میں ائمہ اربعہ کے فقہی نظریات اور ان کے دلائل مکمل حوالہ کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً خواتین کی امامت کے بارے میں کہ عورت امام بن سکتی ہے یا نہیں۔ اگر عورت امامت کرائے گی تو کیا فرض نماز کی امامت بھی کرا سکتی ہے یا نہیں یا امامت نفل نماز یا تراویح وغیرہ کیلئے ہو گی۔ اس مسئلہ کی تحقیق میں آپ نے احناف، حنابلہ شوافع اور مالکیہ کی اصل کتب سے ان کے دلائل کے ساتھ بیان کیا۔ [7]

داڑھی شریف فرض ہے، واجب ہے، یا سنت ہے اور اس کی کتنی مقدار ہے۔ کیا داڑھی قبضہ ہی رکھی جائے گی تو پھر اس کی شرعی مقدار پوری ہو گی۔ اس پر آپ نے بڑی شرح صدر کے ساتھ دلائل پیش کئے اور ائمہ اربعہ کی اصل کتب کے حوالے بھی دیئے۔ اس سے علامہ سعیدی کا علمی مقام ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خاص فضل و کرم سے نوازا تھا۔ اختلافی مسائل میں آپ پہلے مخالف کی رائے کو پیش کرتے ہیں اور اُس کے مکمل دلائل بھی لکھتے ہیں پھر آپ اپنا موقف قرآن و حدیث کے دلائل سے واضح کرتے ہیں اور فقہائے احناف کو دیگر ائمہ ثلاثہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ علامہ سعیدی کی تفسیر تبیان القرآن تفسیر بالماثور ہے۔ مسائل میں پہلے قرآن پاک کی آیات لائی جاتی ہیں پھر اُس کے بعد احادیث مبارکہ سے مسائل پیش کئے جاتے ہیں پھر اس کے بعد اصحاب رسول اکرم ﷺ اور تابعین کی رائے پیش کی جاتی ہے۔ تفسیر تبیان القرآن میں ہر آیت کو باحوالہ لکھا گیا ہے اور احادیث کی مکمل تخریج بھی کی گئی ہے۔ عصر حاضر کے مطابق احادیث کی انٹر نیشنل نمبر نگ بھی کی گئی ہے۔[۸]

تفسیر تبیان القرآن کی مقبولیت کے پیش نظر احباب نے فرمائش کی کہ تبیان القرآن ایک ضخیم تفسیر ہے ہر شخص کیلئے خریدنا اور پڑھنا مشکل ہے، آپ کوئی مختصر اور جامع تفسیر تحریر کریں۔ علامہ سعیدیؒ نے ایک نئی تفسیر لکھنا شروع کی جس کا نام تبیان الفرقان ہے۔ تبیان الفرقان کا ترجمہ تبیان القرآن سے بالکل مختلف ہے اور بہت سہل اور سلیس ہے۔ تبیان الفرقان میں احادیث اور آثار کے حوالہ جات کی ترتیب تبیان القرآن کی ترتیب سے زیادہ بہتر ہے۔ تفسیر تبیان القرآن میں مسائل واحکام پر بہت ہی زیادہ تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے تمام ائمہ کی آراء بھی پیش کی گئی ہے جس سے عام قاری دشواری کا شکار ہو جاتا تھا اسی چیز کے پیش نظر تبیان الفرقان کے مضامین کو مختصر اور جامع رکھا گیا ہے اور اس تفسیر میں ایسے مفسرین جو تفسیر بالرائے کرتے ہیں اور رائے بھی ایسی جو مذموم ہوتی ہے ایسے آزاد خیال مفسرین کی تفسیروں پر تبصرہ بھی کیا گیا ہے اور اِفراط و تفریط کا شکار مفسرین کا محاسبہ بھی کیا گیا۔ اختصار اور جامعیت کے ساتھ ان کا مکمل رد کیا گیا ہے۔[۹]

نعمۃ الباری و نعم الباری

عام طور پر کتب احادیث کے تراجم اور اردو شروح میں سند حدیث کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔ علامہ سعیدیؒ نے صحیح بخاری کی ہر حدیث کی سند کا مکمل ترجمہ کیا ہے۔ سند کے رجال کا مکمل تعارف پیش کیا گیا ہے۔ سند حدیث میں جس صحابی کا پہلی بار نام آیا اس کے حالات زندگی اور اس کا سن وفات کا بھی ذکر کیا گیا۔ امام بخاری نے حدیث کا عنوان پیش کیا علامہ سعیدیؒ نے حدیث کی وضاحت کی ہے اور اس کا شرعی معنی پیش کیا ہے۔ اس عنوان کی عنوان سابق کے ساتھ مناسبت بیان کی ہے۔ امام بخاری نے باب کے عنوان میں جو قرآن مجید کی آیات پیش کی ہیں۔ ان کی تفسیر معتبر کتب تفسیر سے باحوالہ بیان کی ہے۔ امام بخاریؒ نے جو تعلیقات ذکر کی ہیں ان کی اصل حدیث، جلد، صفحہ یا حدیث نمبر کے اعتبار سے باحوالہ بیان کی ہیں اور تعلیقات کی بھی کہیں مفصل اور کہیں بہ قدر ضرورت تشریح کی ہے۔ صحیح بخاری کی ہر حدیث کی مکمل تخریج کی گئی ہے اور تمام احادیث کو باحوالہ بیان کیا گیا ہے۔ جس جگہ ضروری تھا وہاں الفاظ حدیث کے اختلاف کو بھی باحوالہ بیان کیا گیا ہے۔ حدیث کی تشریح میں جب دیگر احادیث کو quote کیا گیا ہے ان احادیث کے بھی مکمل حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں۔[۱۰] اس شرح کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں اردو کی شروح حدیث کی علمی یا اصطلاحی لب و لہجہ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ حتی الامکان زبان وبیان کو عام فہم اور آسان رکھا گیا ہے۔ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ قارئین کے علمی اور عوامی تمام طبقات اس سے نفع اٹھا سکیں۔[۱۱]

شرح صحیح مسلم

شرح مسلم آپ کی وہ مایہ ناز تصنیف ہے جس شرح نے علمی دنیا میں آپ کا مقام بلند کیا۔ علامہ سعیدی نے ۱۹۸۰ء میں اس شرح کو لکھنے کا کام شروع کیا۔ آغاز ہی میں آپ علیل ہوگئے۔ چار سال یہ کام التوا کا شکار رہا۔ مارچ 1984ء میں شرح پر دوبارہ کام شروع کیا۔ فروری ۱۹۹۴ء کی وسط میں یہ شرح مکمل ہوگئی۔ یہ شرح ۹ ضخیم جلدوں اور آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ [۱۲] ۷۳ صفحات پر مشتمل کتاب کا مقدمہ حدیث کی ضرورت و حجیت، تدوین حدیث اور اصول حدیث کے مباحث پر مشتمل ایک مبسوط مقدمہ ہے۔ علامہ سعیدیؒ شرح کرتے ہوئے سب سے پہلے باب کی احادیث کو یکجا کرکے ان کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ کرتے ہیں۔ حدیث کے مسائل و احکام کی وضاحت مستند شارحین فقہاء کرام، ائمہ کے اقوال اور دلائل سے کرتے ہیں۔ فقہ حنفی کو دلائل کے ساتھ ترجیح دیتے ہیں۔ زیر بحث حدیث پر اصول حدیث کی روشنی میں فنی گفتگو کرتے ہیں۔ حدیث کے فوائد اور مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں ماخذ و مراجع کی فہرست سنین وفات کی ترتیب سے دی گئی ہے۔ یہ شرح خالص فقہی، علی، تحقیقی مباحث پر مشتمل ہونے کے باوجود عام فہم اور سادہ ہے۔ اس کی اہمیت و فوائد اور خصوصیات کے پیش نظر بہت اکابر اہل علم نے اس پر اپنے تاثرات دیئے ہیں۔ [۱۳]

مقالات سعیدی

یہ کتاب ۱۹۸۲ء میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب ان مقالات اور مضامین کا مجموعہ ہے جو علامہ سعیدیؒ نے مختلف اخبارات اور جرائد میں لکھے تھے۔ آپ نے ان مقالات کو سات ابواب پر تقسیم کرکے درج کئے ہیں۔ اس کتاب کے ۱۶۷ صفحات ہیں۔ [۱۴]

تذکرۃ المحدثین

یہ کتاب علامہ عبدالقیوم ہزارویؒ کی فرمائش پر لکھی گئی۔ علامہ سعیدیؒ نے صرف دو ماہ کے قلیل عرصہ میں ۳۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب لکھی۔ علامہ عبدالقیوم ہزارویؒ لکھتے ہیں کہ جن اسباب کی بناء پر علامہ سعیدی کو یہ کتاب لکھنے کی درخواست پیش کی گئی وہ یہ تھیں کہ اساتذہ اور طلباء کی سہولت کے پیش نظر محدثین کے حالات ایک جگہ صحت و تحقیق کے ساتھ یکجاء کر دیئے جائیں۔ حدیث سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے لئے حدیث کے متعلق ضروری معلومات فراہم کی جائیں اور اس جھوٹ اور غلط فہمی کا ازالہ کرنا کہ ائمہ مجتہدین کو صرف چند احادیث یاد تھیں وہ حافظ الحدیث نہ تھے نیز وہ قیاس آرائی سے کام لیتے تھے۔ [۱۵]

توضیح البیان

کنزالایمان کے حاشیہ پر مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی کی تفسیر ہے۔ اس ترجمہ اور تفسیر پر بہت سے اعتراضات کیے گئے یہ کتاب ان اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی۔ اس کتاب کا اسلوب مناظرانہ ہے لیکن اس کے باوجود علامہ سعیدیؒ نے نہایت ہی شائستہ انداز میں تمام تر اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ کہیں بھی طعن و تشنیع سے کام نہیں لیا گیا۔ آپ تعصب اور ہٹ دھرمی سے اپنے موقف پر ڈٹے نہیں رہتے تھے بلکہ اپنے موقف کی وضاحت دلائل سے پیش کرتے تھے۔ علامہ سعیدیؒ متنازعہ مسائل کی مکمل تحقیق کرتے ہوئے کتاب و سنت اور اقوال سلف صالحین سے استدلال کرتے تھے۔ اس میں ۱۳ عنوانات کے تحت تحقیقی اور علمی مباحث کی گئیں ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ استعانت ۲۔ ضاد کا مخرج ۳۔ خلق اور کسب ۴۔ مروجہ ایصال ثواب ۵۔ نور و بشر ۶۔ حاضر و ناظر ۷۔ نذر و نیاز ۸۔ عید میلاد النبی ﷺ ۹۔ تفویض احکام ۱۰۔ امتناع کذب ۱۱۔ علم غیب ۱۲۔ کائنات میں تصرف ۱۳۔ منافقین کے متعلق حضور ﷺ کا علم

استعانت:

استعانت کے معنی پیش کرتے ہوئے علامہ سعیدی لکھتے ہیں «ایاک نعبدو ایاک نستعین »[16] تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بالواسطہ، ہر طرح اللہ کے ساتھ خاص ہے۔ حقیقی مستعان اللہ ہی ہے باقی آلات و خدام و احباب وغیرہ سب عون الٰہی کے مظہر ہیں۔ بندہ کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے ہر چیز میں دست قدرت کو دیکھے۔ ضاد کا مخرج اور اس کا مسئلہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو شخص ضاد کی جگہ ظاء پڑھے گا اس کی امامت جائز نہیں۔ ضاد کی جگہ ظاء پڑھنا قرآن میں تحریف کرنے کی طرح ہے۔

مروجہ ایصال ثواب:

ایصال ثواب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے ﴿ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴾[17] اور جو اللہ نے تمہیں رزق دیا ہے اُس کے راستے میں خرچ کرو۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے مطلق انفاق کا حکم دیا ہے خواہ فرض ہو یا واجب یا نفل تو یہ زندہ کے لئے بھی خرچ کیا جاسکتا ہے اور مردہ کیلئے بھی۔ زندہ کو تحفہ دے کر اور مردہ کیلئے غریبوں مسکینوں پر خرچ کر کے ثواب مردہ کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے اور اس مضمون کی وضاحت حدیث کی روشنی میں پیش کی مثلاً حضرت سعدؓ کی والدہ کا انتقال ہو گیا انہوں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میرا کوئی صدقہ جو میں اپنی ماں کیلئے کروں کیا ان کو فائدہ دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں فائدہ دے گا۔ پوچھا حضور ﷺ میں کونسا صدقہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی کا کنواں کھدوا دو۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور اس کا نام بئرء ام سعد یعنی سعدؓ کی ماں کا کنواں۔[18]

نذر و نیاز:

یہاں پر انہوں نے ذبیحہ حرام ہونے کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا جائے اور اس کے علاوہ بھی ذبیحہ کے حرام ہونے کی کئی وجوہات ہیں مثلاً مجوسیوں کا ذبح کرنا، ہندوؤں کا ذبح کرنا، مرتد اگر اللہ کا نام لے کر کرتے تو ذبیحہ حرام ہو گا، اسی طرح اگر کوئی مسلمان جانور کو غیر اللہ کی طرف تقرب بطور عبادت کے منسوب کرے گا اور بسم اللہ پڑھ کر بھی ذبح کرے تو بھی حرام ہے۔

میلاد النبی پر خوشی:

علامہ سعیدیؒ کہتے ہیں کہ خوشی منانا جائز ہے اور صحابہ سے ثابت ہے۔ اچھے کاموں میں اور دینی کاموں کی کامیابی کے دن خوشی کرنا جائز ہے۔ حضرت عمرؓ کے پاس ایک یہودی آیا اس نے کہا امیر المؤمنین آپ کی کتاب (یعنی قرآن) میں ایک آیت ہے وہ اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا دیتے۔ وہ آیت « الیوم اکملت لکم دینکم »[19] اُس نے پڑھی، اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کے پاس بھی یہودی آیا اس طرح کی بات کی آپ نے فرمایا جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن مسلمان دو

عیدیں منا رہے تھے۔ ایک جمعہ کا دن تھا اور دوسرا یوم عرفہ تھا۔ جمعہ بھی ہمارے لئے عید ہے اور عرفہ بھی عید کا دن ہے۔ حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں حضور ﷺ پیر کے روز روزہ رکھتے ہم نے پوچھا تو آپ نے فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا ہوں۔ آپ ﷺ اپنی پیدائش کی خوشی میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

« سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ " فَقَالَ: " فِيهِ وُلِدْتُ »[20]

تفویض احکام:

حضور ﷺ نے خطبہ دیا حج فرض ہوگیا۔ ایک شخص نے کہا کیا ہر سال فرض ہے تو حضور ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔ سائل بار بار سوال کرتا رہا تو آپ ﷺ نے آخر پر ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دوں تو حج ہر سال فرض ہو جاتا پھر تم اس عمل کو کبھی بھی پورا نہ کر سکتے۔[21] علامہ سعیدی لکھتے ہیں اگر آپ فرما دیتے تو حج ہر سال ہی فرض ہو جاتا۔ ایک اور روایت میں ہے اگر میں مسلمانوں پر دشوار نہ سمجھتا تو ہر نماز میں مسواک کا حکم دیتا۔[22] ملا علی قاری اور شبیر احمد عثمانی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا حرام کرنا ایسے ہی ہے جیسے اللہ حرام کرے اور آپ ﷺ کا حلال کرنا ایسے ہی ہے جیسے اللہ حلال کرے۔

امتناع کذب:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے « ان اللہ علی کل شیئ قدیر »[23] اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے تو نعوذ باللہ کیا اللہ پھر جھوٹ بولنے پر بھی قادر ہے۔ اس سے وہ بے حیاء لکھتے ہیں کہ امکان کذب ثابت ہوتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ سبحان و تعالیٰ کی شان میں کذب محال ہے۔ علامہ سعیدیؒ نے اس مسئلہ پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔

علم غیب:

علم غیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ ﴿ ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ﴾[24]

"یہ غیب کی خبریں ہے جس غیب پر ہم آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اطلاع دیتے ہیں۔"

منافقین حضور ﷺ کے علم غیب کے بارے میں اعتراض کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو منافقوں کا علم نہیں تھا۔ یاد رکھیں حضور ﷺ کا منافقوں کے متعلق علم تدریجاً تھا اگر منافقوں کا علم پہلے حاصل نہ تھا تو کوئی ضرر نہیں بعد میں اس علم کے حصول کی قطعی دلیل موجود ہے تو آپ ﷺ نے ہر ایک منافق کو نام لے کر اور اس کے باپ کا نام لے کر پکارا۔ اس کے علاوہ علامہ سعیدیؒ نے اباحت اصلیہ، کائنات میں تصرف، خلق اور کسب میں خلق سے مراد جیسے مضامین پر سیر حاصل گفتگو کی۔ کتاب کے اختتام پر ۱۰۰ ماخذ و مراجع کی فہرست بھی دی گئی ہے جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ سعیدیؒ نے اپنے موقف کی وضاحت میں کس قدر تحقیق سے کام لیا۔ یہ کتاب ۴۴۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ مولانا عطاء محمد چشتی استاذالاساتذہ کہتے ہیں کہ علامہ سعیدیؒ نے اپنا ہر دعوی کو دلیل سے ثابت کیا ہے۔ طرز تحریر اور انداز بیان نہایت برجستہ اور فصاحت و بلاغت اور حلاوتِ الفاظ کے ساتھ ایسی عبارت پیش کی ہے کہ بار بار سننے اور پڑھنے کو جی چاہتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اردو کا بہت بڑا ادیب اپنا شاہکار پیش کر رہا ہے۔[25]

ذکر بالجہر

علامہ سعیدیؒ اپنی اس کتاب میں ذکر کی اقسام کے متعلق وضاحت کرتے ہیں کہ ذکر باللسان، ذکر بالقلب، ذکر بالعقل۔

بلند آواز سے ذکر کرنے پر قرآن کریم سے بھی دلائل دیتے ہیں۔ ذکر بالجہر کی تیس فضائل پیش کرتے ہیں اور اکابرین سے ذکر بالجہر کے ارشادات بھی بیان کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعودؓ اور امام اعظم ابو حنیفہؒ سے ذکر بالجہر کی فضیلت کو پیش کرتے ہیں۔ بلند آواز سے ذکر کرنے والوں پر معترضین کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

سوال نماز کے بعد بلند آواز میں ذکر کرنے سے شور ہوتا ہے۔

جواب بخاری و مسلم میں حدیث موجود ہے کہ نماز کے بعد حضور ﷺ اور صحابہ باآواز بلند ذکر فرماتے تھے۔

سوال بلند آواز سے ذکر کرنے کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

جواب آپ مہربانی کر کے خطابات اور تقریریں جو لاؤڈ سپیکر میں اور بلند آواز میں کرتے ہیں وہ بھی بند کریں۔ آپ یقیناً یہ بالکل ہی نہیں کریں گے چاہے جتنی بھی جس کو تکلیف ہو۔

سوال جب ذکر بلند آواز سے کیا جاتا ہے تو سونے والوں کی نیند میں خلل پڑتا ہے۔

جواب میرے بھائی نماز پڑھنے کے بعد کون سا نیند کا وقت ہوتا ہے اسی لئے باآواز بلند ذکر کرنے سے کسی کی نیند میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔

سوال بسا اوقات کوئی حوائج ضروریہ میں مصروف ہوتا ہے تو بلند آواز سے ذکر کرنے کی وجہ سے یہ آواز اس تک پہنچتی ہے۔

جواب میرے بھائی پھر اذانیں بھی بند کریں کیونکہ خاص کر صبح کے وقت اذانیں ہوتی ہیں اور بندہ رفع حاجت میں مصروف ہوتا ہے۔

یہ کتاب ۲۴۶ صفحات کی ہے۔ حصہ دوم میں علامہ سعیدیؒ نے اعتراضات کے مدلل جوابات دینے کے ساتھ ساتھ جہر معتدل پر کتاب و سنت اور فقہائے اسلام کی عبارات سے مزید دلائل دیئے ہیں۔

مقام ولایت و نبوت

اس کتاب میں علامہ سعیدیؒ نے حضور ﷺ کے ذاتی اور عطائی علم پر سیر حاص گفتگو کی اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہر مومن کو کچھ نا کچھ اللہ کی طرف سے علم غیب عطاء ہوتا ہے اور علم کلی کے بارے میں اہل سنت کا موقف پیش کرتے ہیں۔ علم ذات باری تعالیٰ اور علم رسول اللہ ﷺ میں فرق بھی پیش کرتے ہیں۔ معجزہ اور کرامات پر بھی انہوں نے لکھا ہے اولیاء اللہ کے واسطے زمین کا سمٹ جانا، مردوں کو زندہ کرنا، بیماروں کو تندرست کرنا، وقت کا سمٹ جانا، وقت کا وسیع ہو جانا اور نبی اکرم ﷺ کی قوت اور تصرف کا بیان اور مخلوق سے استعانت کی قسمیں بھی پیش کرتے ہیں۔

علامہ سعیدیؒ نے نبی اکرم ﷺ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار ٹوٹ ٹوٹ کر کیا ہے۔ اس کتاب کا اسلوب مناظرانہ نہیں بلکہ محققانہ ہے۔ یہ کتاب ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ علامہ سعیدیؒ نے اپنی دینی، علمی اور تحقیقی کتب کے ذریعے امت محمدیہ کے اعمال و عقائد کی اصلاح کیلئے جان توڑ کوشش کی ہے۔ علامہ سعیدیؒ کی مقام ولایت و نبوت کتاب اور دیگر تمام تصانیف قابل قدر ہیں۔ آپ نے جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کیا۔ آپ کی تصانیف کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ کا مطالعہ بہت وسیع درجے کا تھا۔ آپ کی کتب انتہائی علمی مباحث پر مشتمل ہیں۔ اس کے باوجود عام فہم اور سہل ہیں۔ آپ کی ہمیشہ

یہ کوشش رہی ہے مسائل کا آسان ترین حل پیش کیا جائے تاکہ لوگوں کا دین سمجھنا پھر عمل کرنا آسان ہو۔آپ کی کتب کے مطالعہ سے قاری متقدمین ائمہ کے اقوال سے باخبر ہونے کے ساتھ ساتھ دور جدید کے محققین کی تحقیقات سے بھی باخبر ہوتا ہے۔آپ نے اپنی کتب میں عصری مسائل پر مدلل گفتگو کی ہے۔آپ نے اپنی تمام کتب بحوالہ تحریر کی ہیں جس وجہ سے ہر محقق کیلئے آپ کی کتب میں مواد موجود ہے۔[٢٦]

معاشرے کے ناسور

علامہ سعیدیؒ نے اپنی اس تحریر میں نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آپ اس ملک کے وارث ہیں۔ معاشرے کو سدھارنا، راہ مستقیم پر گامزن کرنا یہ آپ سب کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ ملک پاکستان « لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ » کہنے والوں کا ہے۔ یہ ملک شہیدوں کے لہو کی امانت ہے۔ وہ شہداء جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کردیا صرف اس لئے کہ ہمیں ایک وطن ملے جس میں ﴿ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ﴾[٢٧] کا نفاذ ہو۔اے نوجوانوں تمہاری تعلیم کا مقصد صرف نوکری نہیں ہونا چاہئے بلکہ تمہاری تعلیم کا مقصد احیائے کلمتہ اللہ کی سر بلندی ہو۔ مخالفین اسلام کے خلاف طوفان برپا کرنا ہے اور ایسی طاقت بننا ہے کہ جو باطل قوتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائے۔جب آپ اشتراکیت کے بتوں کو توڑ کر اللہ کی حاکمیت کو نافذ کریں گے تو قدم قدم پر آپ کو مشکلوں اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا اگر آپ نے قدم اٹھانے میں جرات ابراہیمی پیدا کی اور اگر آپ نے قوم کے لہو میں محمدی حرارت پیدا کردی انشاء اللہ انقلاب ضرور آئے گا۔"

علامہ سعیدیؒ نے اپنی قوم کو توحید کے تقاضے پورے کرنے کی تلقین کی ہے۔وہ بتاتے ہیں کہ توحید کی راہ میں کون سی چیزیں رکاوٹ ہیں اور کون سے مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[٢٨] اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ وہی دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن کو لے کر آتا ہے۔اس نے سورج اور چاند کو گردش میں رکھا ہے۔ سنو وہ غالب ہے غفار ہے۔اس نے فرد واحد تمام دنیا سجادی۔ وہی رزق دینے والا ہے۔ وہی صحت دینے والا ہے۔اولاد دینے والا۔ مال دینے والا حقیقی کارساز ہے۔جب انسان پر مصیبت آپڑتی ہے تو وہ اپنے بندوں کی مصیبت اور تکالیف کو رفع کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی تمہارا رب ہے۔ حقیقی بادشاہت صرف اسی کی ہے۔اے بندے تم کہاں بھٹک رہے ہو تم اگر اس کا شکر ادا کروگے۔

﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ﴾[٢٩]

"تم شکر گزار بنو وہ تمہیں مزید عطاء کرے گا اگر تم نے اس کی نعمتوں کا کفران کیا تو اس کا عذاب بڑا سخت ہے۔"

موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں پائی جاتی ہیں۔ مغربی کلچر کی طرف سے بے راہ روی کا طوفان، نوجوان طبقہ بد چلنی کے سیلاب میں بہا جارہا ہے۔ فیشن کے نت نئے اطوار اپنائے جارہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیم کے نام پر کالجز اور یونیورسٹیز کے اندر زہر پھیلایا جارہا ہے۔ سوشل میڈیا ڈائجسٹ، اخبارات اس طرح ہندو کلچر کے اقدار کو مسلمانوں میں سچے واقعات بنا کر پیش کئے جارہے ہیں۔ بھوت پریت اور روحوں کے قصے پیش کئے جارہے ہیں۔ایسے مسائل پیدا کردیے گئے ضروریات بڑھتی ہی چلی جارہی ہیں لوگ دن کو ملازمت اور رات کو ریڑھی لگا کر محنت کرتے ہیں۔ خدا کو یاد کرنے کی فرصت بھی نہیں ہے۔ ہوٹل، کلب، جم جانے، غیر قانونی طور پر

شراب خانے ، کرپٹ عدالتی نظام ، پولیس کی غنڈہ گردی والے کو عادی مجرم بنادیا جاتا ہے۔ صوبائی و لسانی تعصب کی بناء پر مسلمان مسلمان کا گلہ کاٹتا نظر آتا ہے۔ کوئی انسان اپنی ذات اور فطری طور پر برا نہیں ہوتا جو بھی انسان پیدا ہوتا ہے وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔

« كلُّ مولودٍيولَدُ على الفطرةِ فأبواه يُهوِّدانِه أو يُنصِّرا نِه أو يُمجِّسانِه »[30]

"ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں۔"

بچہ ایک سادہ ورق کی طرح ہوتا ہے ماں باپ ہی اس عقل و دماغ پر داغ لگاتے ہیں۔ اسی وجہ سے انسان کبھی ہلاکو خان بنتا ہے اور کبھی چنگیز خان بنتا ہے۔ یہی انسان کبھی مارکس ، لینن ، ماوزے تنگ بنتا ہے۔ بچہ ، ماں باپ، علماء اور پیروں سے وڈیروں سے سماج سے سیاست دانوں سے سیکھتا ہے اور یہی لوگ اس کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جتنی بھی سائنس نے ترقی کی ہے اس کی بنیاد ہمارے مسلمان سائنس دانوں نے ڈالی تھی۔ جابر بن حیان یہ حضرت جعفر صادقؒ کے شاگرد تھے۔ الرازی، ابن الہشیم، ابن سینا یہ سب مسلمان scientist تھے لیکن بعد والوں نے سہل پسندی اپنائی جس کی وجہ سے ہماری نئی نسل تباہ ہو کر رہ گئی ہے۔

فرنگی شیشہ گر کے فن سے پتھر ہوگئے پانی　　　مری اکسیر نے شیشے کو بخشی سختیِ خارا [31]

حیات استاذ العلماء

یہ کتاب مولانا یار محمد بندیالویؒ کی سوانح حیات پر ہے۔ جس کو علامہ سعیدیؒ نے اپنے استاذ گرامی حضرت مولانا عطاء محمد بندیالویؒ کے حکم پر تحریر کیا۔ یہ کتاب علامہ سعیدیؒ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس کے ابتدائی عرصہ میں تحریر کی۔ یہ کتاب آپ کی اولین تصنیف میں شامل ہے۔ پہلی بار یہ کتاب ۱۹۶۹ء کو مکتبہ امدادیہ مظہریہ بندیال سے چھپی۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن مولانا یار محمد بندیالوی کی وفات کے چند سالوں بعد ڈاکٹر محمد انوار الحسن بندیالوی کے تجدید و اضافہ کے ساتھ دارالاسلام سے شائع ہوا۔[32] علامہ سعیدیؒ نے مولانا یار محمدؒ کی زندگی کے متعلق ایسی مفید اور کارآمد معلومات فراہم کی ہے جن سے اُن کا علمی مقام و مرتبہ واضح ہوتا ہے۔ مولانا یار محمد بندیالوی علم کے حصول کے لئے بڑے بڑے کٹھن مراحل سے گزرے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا کو خداداد صلاحیتوں سے نوازا ہوا تھا۔ آپ بیک وقت فقیہ ، محدث اور مفسر تھے۔ بڑے بڑے علماء آپ سے علم حاصل کرتے تھے۔ حزب الاحناف کے علماء بعض مسائل میں آپ سے رہنمائی حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی جہد مسلسل میں گزاری۔ عمر کے اخیر حصہ میں بھی جوان مردوں کی طرح خدمت امور دینیہ پر فائز تھے۔ بلند کردار و اخلاق کے مالک تھے۔ اعلیٰ حضرت گولڑویؒ آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور اسی طرح شیخ قمر الدین سیالویؒ بھی آپ سے بہت محبت اور پیار کیا کرتے تھے۔ آپ نے بہت ہی نادر اور انمول ہیرے تراشے جنہوں نے دین کی آبیاری میں اپنا کردار پیش کیا۔ جس وقت بھی کوئی اہل علم آپ کی زندگی کو پڑھتا ہے چاہے وہ زندگی کے جس حصہ میں بھی ہو اس کو نئی تحریک ملتی ہے اور اس کا جمود ٹوٹتا ہے اور وہ بھی آپ ہی کی طرح دین کی خدمت کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

اساتذہ

اولاد کے کردار پر والدین کی تربیت کا اثر ہوتا ہے استاد بھی ایک روحانی باپ ہوتا ہے کسی بھی شخص کے قد کا اندازہ اور

علم و مقام کا اندازہ سیرت و کردار کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ علامہ سعیدیؒ بھی انہی خوش بخت افراد میں سے ایک ہیں جن کو وقت کے عظیم اساتذہ سے شرف تلمذ نصیب ہوا۔ جہاں کہیں بھی آپ کو علم ہوا کہ میرے علم کی پیاس وہاں جھج سکتی ہے تو آپ انہی ہستیوں کی بارگاہ میں حاضر ہو کر علم کی شمع کو روشن کیا۔ آپ کے اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا عطاء محمد چشتی بندیالویؒ ۲۔ مولانا سید احمد کاظمیؒ ۳۔ مولانا مفتی عبد الغفورؒ ۴۔ مولانا مفتی محمد حسین نعیمیؒ

۵۔ مفتی عزیز احمد قادری بدایونیؒ ۶۔ مولانا عبد المجید اویسیؒ ۷۔ مولانا محمد نواز اویسیؒ

تلامذہ

آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی تھا کہ آپ طلباء سے بہت نرمی سے پیش آتے۔ آپ اپنے طلباء کا بہت خیال کرتے۔ شاگردوں سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر شاگرد بلا خطر و خوف آپ سے اپنا سوال پوچھ لیا کرتا تھا اور اپنے دل کی بات بھی کر لیتا تھا۔ یتیم طلباء کے لئے انتہائی شفقت فرماتے ان کی مالی معاونت بھی کرتے تھے ان کو کتابیں خرید کر دیتے۔ بعض اوقات اپنی مہنگی گھڑیاں اور مہنگی مہنگی خوشبوئیں ان کو تحفہ میں عنایت فرماتے۔ علامہ سعیدیؒ سے علم حاصل کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اُن سب کا احاطہ ناممکن ہے کیونکہ آپ نے عرصہ پچپن سال تدریس کے شعبہ میں گزارے لہٰذا چند تلامذہ کا ذکر درج ذیل ہے۔

۱۔ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمیؒ ۲۔ علامہ محمد ریاض سیالویؒ ۳۔ علامہ مولانا محمد واحد بخش غوثویؒ

۴۔ علامہ مولانا اسماعیل نورانیؒ ۵۔ علامہ مولانا ناصر خان چشتیؒ ۶۔ علامہ غلام نصیر الدین گولڑویؒ

۷۔ مفتی مولانا عبد اللہ نورانیؒ ۸۔ علامہ مولانا صابر نورانیؒ ۹۔ علامہ عبد القیوم نقشبندیؒ

۱۰۔ علامہ عادل قادریؒ

خلاصہ بحث

علامہ غلام رسول سعیدیؒ ایک بہت بڑے عالم دین جنہوں نے ابتدائی تعلیم انڈیا میں حاصل کی۔ پاکستان بننے کے بعد ان کے آباؤ و اجداد ہجرت کر کے پاکستان کراچی آگئے۔ دو سال بعد یکسر حالات بدل گئے جس وقت آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ آپ نہم کلاس میں پڑھتے تھے۔ زندگی کے گزر اوقات مشکل ہوگئے۔ تعلیم چھوڑ کر مزدوری پر توجہ دینا پڑی۔ قرآن پاک کی تعلیم آپ نے اپنی والدہ سے حاصل کی جو نہایت ہی پارسار خاتون تھی۔ آپ کی والدہ سترہ سترہ پارے روزانہ تلاوت قرآن فرمایا کرتی تھی۔ دین سے لگاؤ آپ کو اپنے گھر سے ملا۔ کام کے دوران جس مسجد میں نماز پڑھتے وہاں کے عالم دین سے متاثر ہو کر عالم بننے کی ٹھان لی۔ یہ سچی طلب آپ کو جامعہ رحیمیہ رحیم یار خان اور جامعہ نعیمیہ لاہور اور بندیال شریف لے گئی جہاں سے آپ نے متبحر علماء دین سے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی۔ آپ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن مشہور علماء میں سے مولانا عطاء محمد بندیالویؒ، مولانا سید احمد کاظمیؒ، مفتی عبد الغفورؒ، مفتی محمد حسینؒ نعیمی، مفتی عزیز احمد بدایونیؒ وغیرہ ہیں اور علامہ سعیدی کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے ان میں سے چند علماء کے نام ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمیؒ، علامہ ریاض سیالویؒ، علامہ محمد واحد بخش غوثویؒ، مولانا محمد اسماعیل نورانیؒ وغیرہ ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف کی تعداد 13 ہے ان میں شہرہ آفاق تبیان القرآن، تبیان الفرقان، نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری، نعم الباری شرح صحیح بخاری ، شرح صحیح مسلم ہیں۔ آپؒ نے اپنی تصانیف میں مختلف مسالک سے اختلاف کیا ہے

اور یہ اختلاف اخلاص پر مبنی ہے۔ آپ اصلاح احوال و عقائد کے لئے مخالفین سے دلائل کی روشنی میں اختلاف پیش کرتے ہیں۔ کسی پر کفر کا فتوی نہیں لگاتے۔ آپ نے سلف و خلف دونوں سے اختلاف رائے رکھا ہے۔ اپنے مسلک سے اور غیر مسالک دونوں سے اختلاف رائے رکھا۔ جہاں بھی حقیقت محسوس ہوتی دل کھول کر اس کا ساتھ دیتے اور اسی جانب اپنے رائے کو پیش کرتے۔ عقائد و ایمانیات کے باب میں تفسیر تبیان القرآن میں حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، امام طبریؒ، امام ابن جوزیؒ، سمر قندیؒ، فخر الدین رازیؒ، علامہ قرطبیؒ کی رائے سے بھی اختلاف کیا۔ ایک بحث کا اختلاف ملاحضہ فرمائیں۔ محشر میں ہر شخص اپنے امام کے ساتھ بلایا جائے گا۔ ان تمام حضرات نے امام سے مراد شخصیت لیا اور علامہ سعیدیؒ نے اس سے مراد نامہ اعمال لیا جو دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا۔ علامہ سعیدیؒ نے جامع ترمذی کے حوالہ سے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا امام سے مراد نامہ اعمال ہے جو دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا۔ علامہ سعیدیؒ پر ہر لمحہ خوف خدا طاری رہتا اور ہمیشہ خاتمہ بالایمان کی دعا مانگتے رہتے۔ آپ نے اپنے زندگی کے لمحات کو تعلیم و عبادت کے لئے مخصوص کر رکھا تھا اور روزانہ عصر سے مغرب اپنی لکھی جانے والی تصانیف پر اعتراضات کے جوابات دیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ بذریعہ فون اور خط و کتابت ہوتا۔ علامہ سعیدیؒ نے 79 برس عمر پائی۔ آپ نے اپنی زندگی سنت اور شریعت مطہرہ کی پابندی میں گزاری۔ علامہ سعیدیؒ اس قدر پڑھنے پڑھانے میں مصروف رہے کہ آپ نے شادی بھی نہ کی۔ اللہ رب العزت علامہ صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[۱] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، مکتبہ ضیاء القرآن، پبلشرز لاہور، ۲۰۱۵، ج: ا، ص: ۳

[۲] سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، مکتبہ فرید بک سٹال، لاہور، ج : 1، ص: 52

[۳] شرح صحیح مسلم، ج : 1، ص: ۱۶۲

[4] سورۃ الصف، آیت: ۴

[۵] انٹرویو، سعیدی، غلام رسول، علامہ، (جنید جمشید) جیو نیوز، ۵ ستمبر ۲۰۱۰ء، پروگرام حی علی الصلاح (تاریخ استفادہ : ۲۰۲۳-۱۱-۱۵)

[۶] انٹرویو، سعیدی، غلام رسول، علامہ، (جنید جمشید) جیو نیوز، ۵ ستمبر ۲۰۱۰ء، پروگرام حی علی الصلاح (تاریخ استفادہ : 2023-11-07)

[۷] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان الفرقان، فرید بک سٹال، لاہور ۲۰۰۹ء، ص: ۳۷۸-۳۷۴

٨ تبیان الفرقان، ج: 1، ص: ٥٣٦

٩ ایضا، ج: 1، ص: ٨٨

١٠ سعیدی، غلام رسول، علامہ، نعمۃ الباری فی شرح صحیح بخاری، مکتبہ فرید بک سٹال لاہور، طبع اول ٢٠٠٩ء، ج: 1، ص: ١١١

١١ ایضاً، ج: ١، ص: ١١٢

١٢ اسماعیل، مولانا، حقائق شرح صحیح مسلم، دقائق تبیان القرآن، فرید بک سٹال، لاہور، ٢٠٠٤ء، ص: ٤٤

١٣ شرح صحیح مسلم از سعیدی، ج: ٢، ص: ٢٨

١٤ مقالات سعیدی، ص: 198

١٥ سعیدی، غلام رسول، علامہ، تذکرۃ المحدثین، فرید بک سٹال، لاہور، طبع چہارم، ستمبر ٢٠٠٧ء، ص: ٢٠

16 سورۃ الفاتحہ، آیت: 4

17 سورۃ البقرہ، آیت: 3

١٨ صحیح بخاری، كِتَابُ الوَصَايَا ، بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ، وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ، رقم الحدیث : 2770

19 سورۃ المائدہ، آیت: 3

٢٠ صحیح مسلم، كِتَاب الصِّيَامِ، باب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، رقم الحدیث: ٢٧٥٠

٢١ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ، رقم الحدیث : 2621

٢٢ صحیح بخاری، كِتَابُ الجُمُعَةِ ، بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، رقم الحدیث : 887

23 سورۃ البقرۃ، آیت: 20

24 سورۃ یوسف، آیت: 102

٢٥ توضیح البیان، ص: ٣٠

٢٦ سعیدی، غلام رسول، علامہ، مقام ولایت و نبوت، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی، طبع اول، مارچ ٢٠١٤ء، ص: 199

27 سورۃ انعام، آیت: ٥٧

٢٨ (تاریخ استفادہ: 2023-11-09)
https://archive.org/details/MuashreKeNasoor

29 سورۃ ابراہیم، آیت: ٧

٣٠ صحیح بخاری، كِتَابُ الجَنَائِزِ ، بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، رقم الحدیث: ١٣٨٥

[۳۱] کلیات اقبال، بال جبریل، خزینہ علم وادب، ص: ۵۸۴

[۳۲] سعیدی، غلام رسول، مولانا، حیات استاذ العلماء، مکتبہ دارالاسلام، لاہور، ۲۰۱۱ء ، ص: 3-4